منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی | شائع ہوتا ہے ماہ تا ماہی | الجیل و زبور پر ہو دایم | صد بار مفخر و مباہی

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خطابت منشور محمدی | توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۳۳ | مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۹۴ھ ہجری نبوی روز شنبہ | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ۴ روپیہ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر منگلور کے نام روانہ فرماوین۔ مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی۔ زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری روانہ فرماوین درصورت ترسیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی ٹکٹ افزود مرحمت فرماوین

پانسو روپیہ کا اشتہار

مین اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرکے پیشت دیا تند صاحب سورستی کو خصوصا اور دیگر پنڈتان اور علمای مسیحی کو عموما بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون مین سے کوئی صاحب متفرق مقامون کے قول جو وید یا انجیل مین بابت تاکید التزام حق گوئی اور راست روی اور صدق شعاری کے مرقوم موجود ہون بقید تعداد و تکرار تاکید کے ایک فہرست مین نمبروار جمع کرین یعنے یہہ ظاہر کرکے دکھلا دین کہ مثلا تاکید راست گوئی کی جس مقام وید مین آئی ہی یا جس مقام مین آئی ہی بعد اسکے ایک نقل اوس فہرست کی دستخطی اور مہری اپنے ہمارے پاس بھیجدین اور مین اس مگہ سے ایک فہرست مکمل اون آیات اور اقوال کی جو ہمکو خدا تعالے نے بابت لازم پکڑنے صدق اور راستی کے نقل اور تعالے مین ارشاد فرمایا ہی بعد ثبت دستخط اپنے کے بھیجدونگا بعد ملاحظہ اور پرتال صحت کے اگر زیادہ مقامات وید یا انجیل کے جو مضمون تاکید راست گوئی پر بطور تذکیر یا ترغیب یا تبشیر یا انذار یا مدح یا ذم کذب کے دلالت کرتے ہون ہماری فہرست پیش کردہ

اسلام کو مسلط دیگی ہمارے ہین نیزہ فولاد کلید جنت یا دوزخ ہوگا اس
خود اک علم کبیر پر یہ الفاظ لکھے ہین مشہور ہے کہ یہ الفاظ
حاص سر کرمین لکھے گئے ہین کہ جو اشخاص اس جہاد مین تلوار کھینچینگے
اکو دنیا دی ترقی ملا کیجاویگی اور ہر ایک قطرہ انکے خون کا اور ہر ایک
سعاب یکے روزہ اور نماز سے زیادہ واجب الاجر دفتر پا یگا حقیقے
ین للیا جا ئیگا اور اگر معرکہ مین شہید ہونگے تو تمام انکے گناہان
معاف ہوجا دینگے اور انکو جنت مین جگہ ملیگی تاکہ حوران بہشتی کے
نعبل مین عیش و عشرت کرین پہلے جنت اون لوگون کے واسطے تھی
جو کہ سبز علم دیکھتے ہی جان بحق تسلیم ہو دینگے بعد ازان عبارت
مذکرہ بالا کا برتاؤ کیا جا ویگا دوسرا کلام پہر یہ پر اس علم کے
جو کہ حالی از مطلب نہین ہی یہ لکھا ہوا ہی کہ دروازہ جنت کا تلوار
کے سایہ کے نیچے ہی اور یہہ بات ہاشمیون مین ہوگی جبکہ یہہ علم مقدس
مسجد اقصیٰ قسطنطنیہ مین کھولا جا ویگا اور اسوقت مین رومیون کو
ایسی طاقت خدا داد حاصل ہوجا دیگی کہ اسکی تشریح کرنا بیفائدہ
ہی اس علم کا پہر یہ سبز ریشم کا ہی اور نیزے پر ایک ہلال لگا
ہوا ہی اور ایک کلغی بالون کی اس سے لٹکتی ہی اور یہہ مشہور ہے
کہ یہہ کلغی محمد صلعم کے گھوڑے کی دم ہی اور اسکے برے پہر یہہ
ہلالی پر آیات قرآن مجید جسکا ذکر سابق مین آچکا ہی لکھی ہوی ہین
ہی لوائے محمدی مشہور ہے جو کہ تمام اہل اسلام کے دل مین ایسا جوش
مذہبی پیدا کرتا ہی مسلمہ سر تسلیم خم ہے کہ ذیا جنگ حال مین ہمکو
پہر بتلا دیگا یا کہ نہین ہاں تو اگر مملکت روم نے بمقابلہ جرمنی و
سلطنت کی ذرا اعانت نہ کی تو بیشک جرمنی و

جنگ روس

یہہ جنگ بمقابلہ اہل اسلام و عیسائیان نہین ہی اگر جہاد کا بھی
اشتہار دیا جاتا تو بمقابلہ کفار روس ہوتا نہ کہ بمقابلہ جملہ سلاطین
عیسائیان۔ یہہ رابطہ انگلستان جو کہ بمقابلہ روم جاری ہے
اس بات کا ذمہ دار ہی کہ اعلان جہاد کا علی العموم نہین ہی تا ہنگام
ہذا جہاد سوقت جہاد پر کمر باندہتے جبکہ بالکل حالت کمزور ہوجاتے
اگر روس بعد عبور دریاے دانیوب قسطنطنیہ کے فتح کر لیتے دھمکی دیتا
اور اسوقت مین روم واسطے مقاومت کے سلاح و زر سے مہیا
ہوتا تو جہاد کا اعلان ضرور ممکن بلکہ یقینا تھا لیکن کوئی ایسے واقعے
اب تک نہین پیش آئے روس کو بڑا تعجب ہے کہ روم کو بھی مثل میرے
طاقت فوجی حاصل ہے اور طاقت جنگی روم کی اس جنگ تک درہم
برہم نہین ہی اور علاوہ بریں اول معرکون مین تو روس کو تو
ہر حالت مین شکست ہوی شاہان یورپ کی عدم شراکت سے
اولا یہہ فائدہ ہوا کہ ایک عام جنگ فرنگستانی ملتوی رہی اور ثانیا
رومیون کو اپنی قوت کا یقین ہوا اعلان جہاد انکے دلون سے
جاتا رہا بالفعل اہالیان روم بمقتضاے شجاعت و سیانی خود
میدان جنگ مین داد بہادری کی دے رہے ہین اور کوئی تعصب
فریسی نہین پایا جاتا۔ عام طور سے یہہ بات کہی جا سکتی ہی کہ
ابتداے جنگ مین ضرور اعلان تعصب کا ہوتا ہی کیونکہ اسوقت
مین قوت دلی جنگ آور کی جوش پر ہوتی ہی اور جبکہ جنگ شروع
ہوگئی اور چند معرکون مین شکست اور فتح حاصل ہوی اور نوبت
خونریزی اور خونریزی کی پہونچی اور صورت جنگ مین تبدیلی
واقع ہوی تو ہمدردی اقوام متوسطہ ہوکر درپی اختتام جنگ
ہوتی ہی ہمکو خوف ہی کہ شاید ایسے تبادلہ صورت جنگ ہے روم

پسپا ہوجاوے اگر حقیقت مین بعد فتح کے زمانہ شکست روم اجاوے
تو اوسوقت مین قومی ہمدردی متوسط ہوکر اختتام جنگ کے درپی
ہونگے لیکن ہمکو رومیون کی بہادری پر کمال تعجب ہی اور یہہ بات
خیال مین نہین آئی کہ ایسی سخت شاقہ سے انکو نقصان پہونچے ہین
بہادری اور شجاعت جو کہ اس جنگ مین دکہلائی گئی ہی ایک
نمونہ شجاعت جنگہاے سابق ہی جو کہ مقابلہ روس ہوئی تہین
اگرچہ ابتدا مین روم کو فتحیا بیان حاصل ہوتی ہین لیکن آخرکار
روس کامیاب ہوکر روم کو پسپا کردیتا ہی واقعات حالات
موجودہ سے یہہ بات مترشح ہی کہ اسکی خوش قسمتی کا وقت
اگیا اور وہی خوش قسمتی اب ایشیاے کوچک مین شروع ہوچلی
احمد مختار پاشا کی شکست اور محاصرہ قارص سے مقابلت روس
اس جانب دور نہین ہے اور یہہ توسط سرحد لازان روسی ابنا
دارد نیلیز پر بھی کچہ بعید نہین یہہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ باوجود
ایسی فتحیا بیون کے افواج روسی نے اپنی ترقی محصلہ کی پیروی نکی
اور یہہ بات مثبت کمزوری افواج روسی ہے پلونا کا محاصرہ بخوبی
ہوگیا اور باوجودیکہ سلیمان پاشا نے بڑی شجاعت اور سخت
حملہ آوری کو کادیا لیکن ایسی قلیل فوج روسی کو شپکہ سے نہ
نکال سکے ہمکو یقین ہوتا ہی کہ ایسے فتوحات روس سے ضروری
کہ کوئی فریق ثالث متوسط ہوکر صلح کرادیوے۔ جون ہی کہ
روم کو شکست کامل ہوی اور ارمینیا مین روسیونکا قبضہ
ہوگیا دین کوئی فریق ثالث اور متوسط ہوکر جنگ آورون مین
صلح کرادیگا ہمکو نسبت طول ہونے جنگ اور شکست رومیونکے
دسیقدر شک ہی جیسا کہ لوائے محمدی کے نکلنے مین جو کہ

باعث خونریزی اور تباہی خلق اللہ ہوگا فقط از خیرخواہ عالم دہلی ۳۵

ترکیون کی راے جنگ موجودہ پر

پہلے تو یوروپ ہمکو جنگ مین مبتلا کیا اور اب ہمارے معاملات مین
دخیل ہونا چاہتا ہی چونکہ ہم جنگجوی مین اوتارے گئے اسلیے جب تک
ہم اپنی عزت و شان و شوکت کو تمام روے زمین کے ساکنین کے نظر
مین نہایت پرتاثیر نہین بنا لینگے تب تک ہم اس جنگ سے دست
بردار نہونگے۔ ہمین اپنے اندرونی انتظامات جدید کی تعمیل کے
لئے پچاس سال کا امن و امان درکار ہی اور جو کچہ کہ ہمنے اب تک
اپنے دوستون کی راے کے مطابق کیا ہی سو وہ ہمکو معذرت بخشا
آیندہ ہمنے اپنے انتظامات کو اپنے آئین و خواہش کے مطابق عمل
مین لاوینگے ہم یا اس ملک مین قوت و قدرت کو قایم رکہینگے
اور مذہب اسلام کو حفاظت کرینگے یا دہین چلا جاوینگے کہ جہان
سے اگے آفتاب جب غروب ہوتا ہی تو اپنی روشنی کو کہوتا ہی
بلکہ اپنے ساتھ ہی لیجاتا ہی اون لکون کو کہ جہان سے وہ
چلا جاتا ہی اندہیرے مین چہوڑ دیتا ہی ہمارے مذہب کی بھی
وہی حالت ہی ستارہ اسلام کے کرن روشن منور کردیتے ہین
اون ملکون کو جنپر کہ وہ اپنی شعاع ڈالتا ہی جہان کہین ہم رہے
ہم اپنے آئین و رسوم اسلام سے خوش و خورم ہین اور جب ہم
اپنے دین کی حفاظت کے لئے جاتے ہین تو ہم نہایت خوش
نصیب ہوتے ہین وہ قوم جو فقط چالیس آدمی کے ساتھ ایک وقت
تامی جہان کو فتح کرنے مین کامیاب ہوے بیشک اب کروڑ
پچیس تیس کروڑ جنگجو رکہتے ہین زندگی کرسکتے ہین اور اپنے
عمدہ مذہب کی حفاظت کرینگے فقط جریدہ روزگار مدراس

جنگ روس و روم

مخدوم و مکرم بندہ جناب محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام عنایتکم بعد سلام مسنون الاسلام مدعا نگار ہون کہ اخبار ایرین مطبوعہ مکم نومبر شیخ مشن پریس مرزاپور مین بابت جنگ روس و روم مضمون مندرجہ ذیل چھپا ہی امید ہی کہ متجمع اخبار نور افشان لودہیانہ اسپر غور فرماوینگے اور تعصب اور چھوت سے باز آوینگے

وھوھذا

اس لڑائی کی کیفیت جو اخبارون مین روزمرہ چھپتی ہین اکثر اسطرح کی ہین کہ عقیل شخص غور کرکے دریافت کرسکتا ہی کہ آیا آدمیون اور جنگلی جانورون مین کچھ فرق ہی یا نہین جو مصیبتین اس لڑائی سے کے سبب سے ہوئین وہ کچھ عجیب بات نہین ہی مگر نئی بات یہہ ہی کہ اسطرح کے تفصیل وار اور صاف صاف حالات جو اب بذریعہ خاص کارسپانڈنٹون کے جو موقع لڑائی پر موجود ہین معلوم ہوتے ہین پہلے کبھی نہین لکھے گئے تھے اگر اس لڑائی کا یہہ نتیجہ ہوے کہ جو مصیبتین آدمیون کو لڑائی مین ہوتے ہین سب پر روشن ہوجاوین اور سب ارادہ کرین کہ جسطرح سے ہوسکے آیندہ کو جنگ نہ کرنی چاہئے تو بہت اچھا ہوے خاصکر سب عیسائیون کو نہایت متاسف ہونا چاہئے کہ بانی مبانی اس لڑائی کی ایک عیسائی سلطنت ہی یعنے روس نے اس جنگ مین پیش قدمی کی ہے حقیقت مین روسیہ و تمام سلطنتین جو برای نام عیسائی کہلاتے ہین بالکل عیسائیون کے اصول مذہب کے خلاف ہی کیونکہ وہان ایک قسم کی بت پرستی پھیلی ہوی ہی [illegible] اس لڑائی کی تاریکی مین مین علاوہ اسکے جو سبب اس لڑائی کر نیکا بیان کیا گیا ہی اس سے کچھ توسیع سلطنت مقصود نہین ہی بلکہ مظلوم عیسائیون کو جو سلطان روم کے رعیت ہین ظلم اور سختی سے بچانا منظور ہے لیکن بہت لوگ اسبات پر یقین نہین کرتے اور کہتے ہین کہ یہہ صلہ سراسر جھوٹ ہی اور بعضے ایسے ہین جو خیال کرتے ہین کہ یہہ بات عیسائی مذہب کے بالکل خلاف ہی کہ ہم کسی شخص یا ملک پر حملہ کرین یا کسی اور شخص کی مدد مین لڑین مگر اوس صورت مین کہ ہمکو اپنے ملک یا کورنمنٹ یا اپنی جان محفوظ رکھنا مدنظر ہو پس یہہ امر صحیح ہی کہ اس دینوی انتظام مین سب کا حاکم (نعوذ باللہ) یسوع مسیح اپنے بندون کو سزا دیتا ہی بذریعہ اونکے ہی خراب رسمون اور بد طینتی کے اور وہ سکھلاتا ہی اونکو کہ ارام اور اطمینان صرف بجاآوری اسکے احکام پر موقوف ہے فقط

الراقم شیخ ریاض الدین احمد از چھاونی مرار

اشتہار - سعادت دارین

یہہ کتاب میرے مطبع مین چھپ رہی ہی. قیمت مع محصول ڈاک فی جلد تین روپیہ آنہ ہین - جو صاحب چاہین ہمارے رسالہ زر مذکور مجھ سے طلب فرماوین - ہجم کتاب تخمیناً تیس جز ہوگا - خلاصہ مضامین کتاب کا یہہ ہی ۱ طریق سفر و حج و زیارت وغیرہم ۲ نصایح سفر بری و بحری بابت صحت جسمی وغیرہ ۳ حفظ صحت مسافر بر و بحر ۴ حال امراض بری و بحری و علاج آنہا ۵ علاج امراض بطور مجمل و مسافرانہ ۶ علاج سموم مشروبہ و طرز ہوام ۷ تدبیر حوامل و وضع حمل و مولود و رضاع و مرضعہ ۸ علاج صبیان ۹ [illegible] ویات ہاضم و مسہل

۱۰ حال فرضیت وفضائل حج وزیارت ومسائل متعلقہ حج ۱۱
اشعار حمد ونعت ومناجات وغیرہ۔
المشتہر بندہ حاجی حکیم محمد فرید الدین عفی اللہ عنہ مصنف کتاب مقام یا نشتہ کوٹلہ مالیر ریاست ضلع لودیانہ

بلگریہ یا

صاحب لنڈن ٹیمس اپنے اخبار مین نگارش کرتے ہین کہ روسی پورو پ مین ہرگز بڑھ نہین سکتے جبتک کہ پلونا فتح نہو جاوے جو اوسکے داہنے جانب ہی اور یہہ امر کہ اون قلعون کا محاصرہ کرکے اونکو خاموش کردیا جاوے تو یہہ محال ہی کیونکہ اسقدر فوج روسیون کے پاس نہین ہی جیسا کہ ثابت ہوا ہی اگر اسقدر تعداد فوج کی ہوتی ہی تو آگے بڑہتا اور دو قلعون کو بغیر فتح کے چہوڑ دیتا بعید عقل ہی اگر ان دو قلعون مین سے فوج نکلتی تو اسقدر ضرر پہونچا سکتی اور جو فوج محاصرہ کنی ہوتی ہی تو اوسکو یہہ خوف ہمیشہ لگا رہتا کہ کہین عقب سے غنیم حملہ نکرے اگر رسچک اور راسگراڈ نہوتا تو پلونا کا محاصرہ کرکے فوج آگے بڑہا سکتے تھے اور جیسکر مقام کوئی کراز کو پر روسیون نے محاصرہ کیا اور آگے بڑہے ویسے ہی روسی بڑھ سکتے تھے لیکن ترا دلا اور جنرل چاہیے جو ایسی کارروائی کرے اور وہ کارروائی ایسی تھی کہ اس سے لوگ خیال کرتے کہ روسی پورو قوف ہین اور سوائے اسکے اور کچہ خیال نہین ہو سکتا تھا گو کسی طرح سے ظاہر کیا جاوے۔ لیکن اسمیہ برائی ہی اب تو پلونا ایک قلعہ ہو گیا ہی اور اسکے اندر کچہ فوج ہی نہین ہے بلکہ بڑی بڑی تدبیرین ہوتی ہین۔ عثمان پاشا کی فوج سب قسم کی ہی اور وہ ہر وقت جنگ کے واسطے تیار ہی پس جبتک پلونا نہین فتح ہوگا اوسوقت تک روسی کوئی کارروائی نہین کرسکتے ہین جو حملہ روسیون نے مورچون پر کئے ہین اون مین ناکامی ہوئی ہی۔

یہہ کسقدر حماقت کی بات ہی کہ دیدہ و دانستہ فوج ضایع کیجاوے جو فوج ہوتی ہی اوسپر بہت بڑا خیال رکہنا چاہئے نکہ اسطرحسے ضایع کرائی جاوے اور اگر جنرل ایسی احتیاط نہین رکہتا ہے تو وہ اس لایق نہین ہی کہ اوسکو فوج سپرد کیجاوے ہر ایک سپاہی جنرل کیواسطے ہر وقت جنگ کے جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہی اور شفقت پاشا کو حکم دیا گیا ہی کہ وہ دانستہ اور جانی سے پلونا تک مورچہ ہی مورچہ بناوین۔ اور مقامات صوفیہ سے نشیبی بلکن تک برابر مورچہ بندی ہوئی ہی ہر مقامات پر یہہ مورچہ چمک رہے ہین۔ کیونکہ اونپر توپین لگی ہوئی ہین۔ اگر پلونا فتح ہو گیا تو بھی یہہ بات نہین ہے کہ جو خوف تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ کیونکہ جابجا سوائے مورچہ بندی اور توپخانون کے اور کچہ نہین اگر ایکیں فتح ہوا تو دوسرا تیار ہی اور سستوک کے پل تک بھی ایسی ہی کارروائی ہی اور روسیون کی نازک مقامات کے پاس بھی ترکیون کے ایسے ہی مورچہ مضبوط ہین۔ پس ان وجوہات سے یہہ بات غیر ممکن ہی جو روسی استاف کے افسر چاہتے ہین کہ پلونا سے عثمان پاشا کو علیحدہ کرین اور پھر آگے بڑہین۔ مگر روسی یہہ بات نہین چاہتے ہین کہ اسکا محاصرہ کرین اور آگے بڑہین اگر سلیمان پاشا خاموش رہینگے تو برابر اپنی فصیلون اور موچون سے گولہ اندازی کرینگے اور اونکو کوئی جنبش نہین ہو سکتی ہے۔ انکے پاس بڑی بڑی توپین ہین جو رسد کے واسطے موجود ہین اگر اس بات کو پسند نہین کرتے ہین تو برا کرتے ہین۔ انکو نظیر ہی

کے شپکا مین روسی بیٹھے ہین اونکو کوی جنبش نہین دیسکتا ہے ولے یہ دلمان رہین انکا روسی کچھ نہین کرسکتے ہین اگر یہہ باہر نکلین اور میدان مین جنگ کرین تو گویا اپنے ہاتھون اسلام کو ضرر پہونچاوینگے اور جو یہ فائدہ ہونیوالا ہے اوس سے ہاتھ دہو وینگے قلعجات کی عمدگی اسی مین ہی کہ دلمان اس سے جنگ ہو اگر فوج زیادہ ہو تو قلعہ سے باہر نکلکر جنگ کی جاوے اور اگر کم ہو تو قلعہ مین بیٹھے ہوے جنگ کیا کرین۔ جو فوج اسطرح سے قلعہ مین رہے اسکو کوی زک نہین دیسکتا ہی اور اسمین ایک مدت صرف ہوتی ہی فی الحال وہ اور لوگ پر خاموشی ہی۔ کچھ تو بوجہ موسم کے اور کچھ بوجہ نہ پہنچنے کمک کے یہ بات ہو رہی ہے۔

خیر کوئی وجہ ہو ذرا فوج آجکل دم لے رہی ہی مگر اور طرح سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ ایک بڑی جنگ کا بہت ہی قریب آگیا ہی اور بہت جلد ایسی جنگ ہوگی جس سے کہ فیصلہ ہو جاوے گا اور جب تک کہ موسم سرما شروع ہو اسوقت تک کوشش کیجاویگی کہ کامیابی سے کوئی نتیجہ حاصل ہو ترکون کی جانب سلیمان پاشا خواہان جنگ ہین اور وہ اس بات پر آمادہ ہین کہ اگر سرکین صاف ہون تو مین فوراً روسیون پر حملہ کرون اور اسکو بیہ انتظار ہی کہ ذرا اسقدر سرکین خشک ہون کہ دریاے لوم کے اس جانب فوج جاسکے۔ تاکہ دلمان بیر خونریزی ہو۔ جریدہ روزگار

خلاصہ اوور لانڈ میل مورخہ ۲۰ نومبر ۷۳ء

موصولہ ۲۳ منہ۔

آخر کار روسیون نے پلونا کو گھیر لیا اور عنقریب ایک حملہ عظیم ہونے کی توقع ہی سرود لام پر ارزروج اور سلیمان پاشا کے لشکر دلکے درمیان بہت چھوٹے چھوٹے لڑائیان ہوئین۔ مدہ شپکہ سے کوئی جنگ کی خبر نہین آئی لیکن سنا ہی کہ ترکی افواج بلقان کے جنوب مقام استاذ ذرا کے قرب وجوار مین اور صوفیہ سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر نظر آرہے ہین اور حضور سلطانی نے ایک بڑی فوج ریف تیار کر رہے ہین اور گریس و ترک کے درمیان اتحاد و محبت ترقی کی ہی بطور سرکاری اشتہار دیا گیا ہی کہ جناب سلطان المعظم نے عنقریب بڑا لشکر ریف تیار کرنیکا ارادہ فرمایا ہی اس فوج کا تعداد قریب پانچ لاکھ کے ہوگا اونمین ایک لاکھ ساٹھ پانچ ہزار معافر اہم ہونے والے ہین اور تازے داخلے والون کی تعداد یکصد بیس ہزار ساٹھ سو نود پانچ کے ہی پس جنگ کے واسطے جو بلائے گئے ہین اونکی تعداد دو لاکھ بیس پرچے ہزار ساٹھ سو نود پانچ کی ہوی اور باقی دو لاکھ ستر ہزار تین سو دو سو پانچ سپاہی کے فراہمی باقی رہی۔ قسطنطنیہ مین بسبب شکست احمد مختار پاشا ہر ایک کا خون جوش کر رہا ہی ہر دوکاندار تاجر کمر کس رہا ہی کہ آپ بھی کاروبار تجارت کو موقوف کرکے جنگاہ پر جاوین اور دشمن کو خاطر خواہ زک دیوین۔ منہ

غسل صحت

جناب مولانا میرزا موحد صاحب جو ان دنون بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے فی الحال بفضل خدا میرزا صاحب ممدوح نے غسل صحت فرمایا ہی۔ مگر ضعف اور ناتوانی کا میرزا صاحب پر اسقدر استیلا ہو گیا ہی کہ اونکی ہمنشین بھی اونکو مشکل سے پہچانتے ہین خداے تعالی اونکو ہمیشہ خوش و خورم رکھے آمین فقط

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

سے تعداد مین زیادہ بنگلین اگرچہ ایک نمبر مین زیادتی ہو یا برابر
بنگلین یا ثلث کم بنگلین یا نصف کم بنگلین تو مین مبلغ پانسو روپیہ
اوس شخص کو دونگا جو ایسی فہرست پیش کرکے کرے اور اگر اوسمین
توقف ہو تو شخص غالب کو اختیار ہوگا جو بموجب قانون معاہدہ
مجریہ حال اور ایک اشتہار کے روپیہ عہد نامہ ہذا کا مدد سرکار سے
وصول کرے لیکن اگر بعد اس اشتہار کے کوئی مسرفہ اشاعت
تو وہ مغلوب سمجھا جائیگا فقط۔

المشتہر مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضی مرحوم رئیس قادیان عفی عنہ

اعلان نامہ متعلقہ اشتہار

ہر ایک دانا پر جو طالب حق ہی یہہ بات واضح ہی جو بعد توحید
جناب باری تعالی کے عمدہ تعلیم سچ بولنے اور سچ پر قایم رہنے
کی ہی کیونکہ یہہ ایک ایسی بزرگ نیکی ہی کہ اگر انسان اپنے سب
قولون اور فعلون اور حرکتون اور سکنون اور جملہ معاملات اور
موارد نیک مین مشرف بنیکی اور اتباع امور خیر کے لازم پکڑے
تو باقی سب نیکیان بالفرض حاصل نہو جائینگے اب تمام ارباب
صدق و دیانت پر روشن ہو کہ اگرچہ خدا کے سب پاک کتابین
ہمارا ایمان ہی وآمنت باللہ ورسلہ در دل و زبان ہی لیکن
ہم عدالت اور حق کے التزام کی تعلیم محمدی مین جس کا مخزن
قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہین اسقدر تاکید شدید پاتے ہین
کہ بجا شائبہ تکلف ہزارم حصہ اوس کا بھی دوسری کتاب مین نظر
نہین آتا وجہ یہہ معلوم ہوی جو وہ رسول خاتم الرسل ہی اسلئے
تعلیم اوسکی مکمل اور متمم دوسری کتابون کے ہی۔ اور یہہ میری
بست سالہ تحقیقات کا نتیجہ ہی جو آج مین ظاہر کرتا ہون لہذا

ایک اشتہار انعامی پانسو روپیہ کا جو ہمراہ اعلان نامہ ہذا ہے
مشتہر کرکے بخدمت جملہ صاحبان مسیحی و یہودی و مجوسی و آریا
سماج و عامہ پنڈتان ہنود ملتمس ہون کہ اگر کوئی صاحب میری
رائے سے متفق نہ ہون تو حسب شرایط مندرجہ اشتہار کے
اپنی اپنی کتاب مخصوص الرسول یا کلام الرسول سے جو اوس فرقہ
مین مشتہر ہو چکے ہون بمقابلہ مختلف اوقات کے احکام اور
مواعظ صدق کا پیش کرین اور ہم بھی انہین شرایط کے پابند
رہینگے اور شخص غالب کو حسب شرایط اشتہار اور اعلان نامہ ہذا
کے کل روپیہ یک مشت دیا جائے گا اور در حالت مغلوب ہونیکے
ہماری طرف سے کچھہ تقاضا نہین ہوگا۔ فقط

المشتہر و المعلن

مرزا غلام احمد رئیس قادیان

بقیہ نبوت والہام

تحریر بے نظیر و دلپذیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض الہدی

دفعہ ۸۳ ف اصحاب قرآن اور حدیث ایک کاغذ
مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن حدیث ہوا قعون کے
نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کے لفظ کون ہی
اور حدیث کے کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع
کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہ
گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی
حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت نے ابو شامہ یمنی کو حدیث
لکھوا دی یہہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین
نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے

مراتب ہی جدا جدا صحیح علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا
بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ اونکے کتابون مین عجب گڈمال سے
ہی چنانچہ اونکی توراۃ اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام
بلکہ اونکے اصحاب اور دیون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ حاصل متحیر
ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین تحفۃ
الاخیار ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۱۶۰ **دفعہ ۸۴** اب چونکہ
جناب مسیح نے کچھ لکھا ہی نہیں ہی لہذا تمام عہد جدید کو وحی
آسمانی اور کلام نبوت کے درجہ مین نہین مان سکتے ہان چونکہ
حواری مؤید بروح القدس تھے اور صاحب الہام غیر معصوم خطا
عملی و اعتقادی کی لہذا انکی ہر ایک بات کو عقل و نقل اسلامی
سے مطابق کرکے اڑانا چاہئے جو بات سچی اور ٹھیک نکلے وہ
بالرأس والعین مقبول ہی اور جسمین خطا اور غلطی پاوینگے اسکو
مجھولے کالای بد بریش خداوند اونکے غلطی تصور کرینگے اور موسی
کا اگرچہ تاریخ کتابین لکھنا مروی ہی اولا اسکی صحیح کاپی کا
دستیاب ہونا نہایت دشوار ہی لہذا اوسکی تصدیق ہی
مقابلہ اسلام پر منحصر رہے گی اور موسی کے مرجانے کی بعد کے
تو کسی بات کو ہم ہرگز ہرگز کلام نبوت اور وحی سماوی نمانینگے
ہان اگر یوشع وغیرہ انبیای منصوصین فی القرآن کا الحاق
ثابت ہو اور یہہ ثبوت پا یہ یقین کو پہونچے اور اوسکے ساتھ
یہہ بھی ثابت ہو جاوے کہ یوشع نے خیانۃ لکھا ہی نہ اوسنے
تو البتہ اوسے بھی کلام الہی مانینگے اور نہین تو نہین اور یہی
حال اور یہی قاعدہ منصفانہ زبور مقدس اور نبوت یعنی صحف
انبیاے بنی اسرائیل کے ساتھ بھی ملحوظ و مرعی رہے گا

دفعہ ۸۵ میزان الحق مین الہام حقیقی کی جو شرط اول لکھی ہے
کہ وہ روح کے تقاضا کو پورا کرے اوسکے اگرچہ کوئی دلیل نہ
لکھی لیکن مذہب اسلام مین وہ امر مسلم ہی اور حجۃ اللہ البالغہ
مین حقیقت روح کی اور تکلیف انسانی یعنی مخلوقات مین سے
خاص بنی آدم کے مکلف باحکام شرعی ہونے کا بعید اور یہہ تکلیف
تقدیر سے منشق ہوئی ہی اور بنی آدم اصل خلقت مین مختلف
الاستعداد ہین اور حقیقت موت کی اور حقیقت سعادت کی
اور اختلاف بنی آدم کا سعادت مین اور سعادت مذکور کی
تحصیل حاصل کرنے مین بنی آدم کا توزع اور قسم بقسم ہونا
اور اون اصول کا جنکے طرف طریق پانے کی تحصیل راجع ہوتی
ہی اور خصال مذکور کی تحصیل کا طریق اور جو حجابات ظہور
فطرت سے مانع ہوتے ہین اونکا بیان اور ان حجابون کے
اوٹھا دینے کا طریقہ یہہ سب امور تفصیل و تشریح لکھے ہین
لہذا طالب حق کو مین اوسی طرف رجوع کرتا ہون **دفعہ ۸۶**
اور دوسری اور تیسری اور چوتھی شرط اونکی کا حال یہہ ہی
کہ وہ چاہے جیسا پیرایہ اختیار کرین اور جن الفاظ کے ساتھ چاہین
تعبیر کیا کرین خواہ اوسکا نام انصاف رکھین یا تمیز ہم لوگ
اوسکو عقل سلیم کہتے ہین اور نقل کا اوسکے مطابق ہونا
ہمارے نزدیک بھی ضرور ہی چنانچہ اوسی شرط کی تائید ہی
کہ ہم مسلمان لوگ تثلیث کو خلاف تمیز اور کفارہ کو خلاف
انصاف و شریعت قلبی انسانی سمجھ کر باطل اور گمراہی اور کفر
محض اور شرک بحت سمجھتے ہین پس اونکا یہہ دفع دخل، لیکن
ہو سکتا ہی کہ وہ کلام جسمین شرطین مذکورہ پائی جاوین

ایسے مطالب اور حقایق بیان کرے جو خدا کے بھید ہین اور
انسان کی عقل کے احاطہ اور حکم سے دور اور باہر ہو دین ہی
محض بیوقوفی اور وقاحت اور ہٹ دہرمی اور اپنی سب من مانے
بی دلیل شرطون کے مناقص ہین کیونکہ مفروض تو یہہ تھا کہ الہام
حقیقی نہ انصاف کے خلاف ہو اور تمیز کے اب بعض امور ایسے
ماننا پڑے جو انصاف و تمیز دونون کے خلاف ہین یعنے تثلیث
اور کفارہ تو لاچار یہہ کہنا پڑا کہ یہہ اسرار الٰہی ہین بس ایک
مادہ ایسا بھی برآمد ہوا جہان انصاف و تمیز کی شنوائی نہوی
اور دونون نے اگرچہ خوب اصرار کیا کہ ہم اسمین کچھ بھید نہین
دیکھتے بلکہ ہم اوسکو یعنے توحید حقیقی کے خلاف تثلیث حقیقی
کے ہونیکو بالبداہت سمجھتے ہین جیسا یہہ سمجھتے ہین کہ ایک دو کا
نصف ہی وغیرہ اور تمیز نے کفارہ کی حقیقت کو محض بے تمیزی
سمجھا اور کہا کہ بداہت اور برہان دونو طرح یہہ امر باطل
محض ہے الا کچھ سماعت ہنوی بجز تحکم اور زبردستی کے
کہ جب ہوا کہ خدائی کے بھید ہین سمجھہ سے باہر **دفعہ ۱۷**
اور صاحب میزان الحق نے جو باب ۳ کے شروع مین پہلے نبی
کی تعریف لکھی ہی کہ ایک تو اوسمین پانچون شرطون کا موجود
ہونا جسکا جواب ہوچکا اور مین امر اور نہی تعلیم سابقہ کے
موافقت اور صاحب معجزہ اور اہل پیشین گوئی ہونا اور اسکے
اعمال اور چال چلن کا لایق پیغمبری کے ہونا یہہ تینون شرایط
حوارئین کا کیا ذکر جناب مسیح بھی مفقود ہین تعلیم سابقہ مشہورہ
مقصدہ یہود یعنے توحید بلا تثلیث کی مخالفت تو اظہر من
الشمس اور لابیان ہی اور معجزہ اور پیشین گوئی اگر ایک بھی
صادر ہوتی تو یہود اہل کتاب مومنین مخلصین قدیم کچھ جہنم
کے عاشق نہ تھے کہ علامات دیکھہ کر بھی ایمان نہ لاتے اور
چال چلن یہہ کہ اگرچہ شادی نکرنا لیکن بہت سے عورات کو رکھنا
اور ادنے دوستی کرنا اور عطر تگ مل دیوے، تو کچھ نہ کہنا
لہذا بالجملہ میرے سب شرایط اور علامات محض پوچ و لچر ہین
ہان ایک یعنے کلام سماوی مین اختلاف معنوی ہونا اگرچہ
الفاظ مختلف ہون یہہ البتہ بات معقول ہی جسکو مین اگے
لکھا ہون فقط راقم محمد سلیم اللہ فیض آبادی

واقعہ ۳۰ اگست ۷۷ء بروز جمعہ بمقام بازار بریلی گنج قصبہ
پادری پلومر صاحب مناد ساکن تلہر نے بیان کیا کہ جب تک سچے
دل سے خداوند مسیح پر ایمان نہ لائیگا نجات حاصل نہ ہوگی
مین نے اعتراض کیا کہ اول تو یہہ فرمائیے کہ مسیح علیہ السلام
کے خدا ہونے کی کیا دلیل ہے پادری صاحب نے فرمایا کہ خداوند
مسیح نے بہت مردون کو زندہ اور بیمارون کو تندرست کیا۔
مین نے کہا کہ اگر یہہ ہی دلیل مسیح کے خدا ہونے کی ہی تو اول
سلاطین کا ۱۷ باب ۲۲ آیۃ و دوم سلاطین کا ۵ باب ۱۴
آیت کو دیکھو کہ ان اشخاص نے بھی مردہ اور بیمار زندہ اور
تندرست کیا ہی چاہیئے کہ یہہ بھی الوہیت کے درجہ مین ہون
اس صورت مین تثلیث باطل ہوگئی اور اب نوبت تربیع و
تخمیس کے پہونچی چونکہ پادری صاحب منصف مزاج ہین خاموش
ہوگئے۔ دوسرا اعتراض بہ نسبت ایمان کے یہہ ہی دیکھو مرقس
کا ۱۶ باب ۱۷۔ آیت جو لوگ مجھہ پر ایمان لائینگے اونکو زہر
سانپ وغیرہ اثر نکریگا اور بیمارون پر ہاتھہ رکھنے سے

شنا ہوگی اب یہہ فرمائے کہ جن لوگون سے علامات مذکورہ صادر
ہوتے ہین وے کہان ہین اور کس پر وہ پرہین اور آپ سے علامات
مذکورہ ظاہر ہوتے ہین یا نہین پادری صاحب سے اسکا بھی جواب
نہین پاکر آخر مکہ بعد رد وقدح کے پادری صاحب نے فرمایا کہ اسوقت
مجھکو کام ضروری ہی ہر روز یکشنبہ آٹھ بجے دن کے اسی مقام پر
آکر جواب دونگا یہہ کلمہ کہکر تشریف لیگئے مجھکو یہہ گمان تھا
کہ پادری صاحب بمقابلہ پچاس ساٹھ آدمیون کے اقرار کئے جاتے
ہین ضرور اپنے وعدہ کو وفا کرینگے طرفہ تر یہہ کہ قسمیہ ہو کر گئے
تھے آخرالامر پادری صاحب بروز معہود تشریف نہ لائے
غرضکہ وعدہ وفا کرنا تو بالاے طاق رہا یہہ حضرت مثل اعلم
الحوہین پطرس کی جھوٹی قسم کہا کر فرار ہوئے فقط

العبد عبدالمجید محرر صاحب السنت بہادر افیون بالون

جناب حامی دین متین محمد شریف صاحب دام عنایتہ
بعد لوازم تعظیم وتسلیم کے واضح ہو کہ ایک عیسائی پرچہ نے
بعد اپنی منادی کے مسلمانون پر ایک اعتراض پیش کی چنانچہ
بندہ نے اوسوقت انکے اعتراض کے جواب دی اور اعتراض
اونکا یون ہی کہ مسلمانون نے اپنی عورتون کو مانند قیدیون
کے قید کرتے ہین یعنے اونکو پردہ پوشی کیا کرتے ہین اور
یہہ اونپر ایک نہایت بارگران ہی ہین معلوم کہ مسلمانون نے
اپنی عورتون سے کیون ایسا سلوک کرتے ہین شاید اونکے
دل ناپاک ہین کہ وہ بہے کام کرتے ہونگے ورنہ پردہ پوشی
کا کیا سبب ہی پس معلوم ہوا کہ اونکے عورتین فاحشہ ہوتے ہین
اسلئے وہ پردہ پوشی کیا کرتے ہین اور ہمارے عورتین تو ان سے

پاک اور صاف ہین کہ وہ بہے کام ہرگز نہین کرتے یہانتک کہ اونکے
دل بھی پاک اور صاف ہین اسلئے ہم انکو قید نہین کرتے انتہی
جواب بغیر سمجھے اور بوجھکر کسی بات پر اعتراض کرنا یہہ نہایت
بیہودہ پن ہی انسان کو چاہیے کہ اول کسی بات کو اچھی طرح
تحقیق کرلے تبکہ منہہ مین جو آیا سو کہہ دیا ایسا نہ چاہئے دیکھو ہمارے
یہان شریعت کی یہی تعلیم ہی کہ تم اپنی عورتون کو ساتھہ پردے
کے رکھا کرو اسلئے ہم اپنی عورتون کو پردہ پوشی کرتے ہین
نہ کہ ہماری عورتین فاحشہ ہین اس لئے ہم پردہ پوشی کرتے
ہین سو یہہ آپکے سمجھ کا قصور ہی جانا چاہیے کہ اگر ہماری عورتین
فاحشہ ہوتے تو وہ مانند عیسوی عورتون کے ہرگز پردہ مین
نہین رہتے اور اگر ہم پردہ پوشی نہین کرتے تو عیسوی عورتون
مین اور ہماری عورتون مین کچھ بھی فرق نہوتی حالانکہ وہ بھی
موافق عیسوی عورتون کے ربازار بغل گیر ہوکر پھرا کرتے اور
ہر ایک سے بوس وکنار کیا کرتے اور باعث بے پردہ ہونے کے
ڈاکٹر صاحب بھی انکو انہین جنا جانے سو اسلئے ہمارے یہان
پردہ پوشی کا حکم ہی اور آپنے جو فرمایا کہ ہماری عورتون کے
دل پاک اور صاف ہین اونسے کوئی کام بُرے نہین ہوتے
ہین خیر ہم نے مانا کہ عیسوی عورتون کے دل پاک اور صاف
ہین ولیکن جو کوئی مرد کہے اور شبہے مین جلاوے انکے
دل کو کیونکر پاک اور صاف کرینگے اگر وہ کہین رہ گئات مین
لیٹ گئے یا کسی بدمعاش نے بدمعاشی کر لیئے تو کہنے اوسکی
حالت مین اپکی عورتون کی پاکیزگی کہان رہی کیونکہ اونسے
تو آزادی ہی وہ اکثر باہر جاتے ہونگے افسوس ہی کہ پادری

صاحب نے اور کوی جواب عنایت نفرمایین خاموش ہوکر چلے
گئے۔ باقی آیندہ راقم واعظ الدین مقام کلکتہ

بخدمت جناب محمد شریف صاحب بعد السلام علیکم التماس ہی کہ اگر
سوال کو مہربانی فرماکر اخبار شریف مین اپنے مطبع فرماوین وہو ہذا

اقرارات سوامی جی پنڈت دیانند سرستی

پہلا اقرار سب جیو یعنے روح انادی ہین کہ قدیم سے خود بخود
موجود ہین خدانے اونکو پیدا کیا ہین اور نہ اب کوی خدا روح پیدا کرسکتا ہے

دوسرا اقرار پرمیشر جو سرشتی کو رچتا ہی تو اسکا یہہ باعث
ہی کہ پہلے سرشتی مین کچھ روح بکت ہو جاتے ہین اور کچھ پاپ
جو باقی رہتے ہین اونکے پھوک کرانے اور پھل دینے کے
لئے پرمیشر سرشتی رچتا ہی۔

تیسرا اقرار کہتے چھ سادھن یعنے چھ عمل سے ہوتی ہی
جو شخص ان چھ سادھن کو بجالاوے ضرور اوسکی لکتی ہو جاتی ہے

چوتھا اقرار جسکی لکتی ہو جاتی ہی وہ سدا انند مین رہتا ہے
اور پھر جنم مرن وغیرہ دوساگر مین نہین کرتا۔

پانچوان اقرار بعد گذرنے چار ارب اونتیس کروڑ
چالیس لاکھ اوناسی ہزار نو سو چھانوین برس کے دور ہم
ورفت کل روحونکا ختم ہوکر پرلے آجاتی ہے۔

چھٹا اقرار یہہ سب باتین وید اور شاستر مین لکھے ہین۔

تقریر اعتراض

پنڈت صاحب کی تقریر سے تناسخ باطل نہین ہوتا ہی اور دنیا کا بار
بار پیدا ہونا غلط ثابت ہوتا ہی کیونکہ بموجب پہلے اقرار پنڈت
صاحب کے پرمیشر کوی نیا نہین بنا سکتا اور بموجب دوسرے اور

تیسرے اقرار پنڈت صاحب کے ہمیشہ روح بکت ہوتی رہتے ہین
اور بموجب چوتھے اقرار پنڈت صاحب کے جو روح بکت ہو جاتی
ہی پھر واپس نہین آتی اور یہہ بات تو ظاہر ہی کہ جیسے جیسے روحین
بکت ہو جائین گے اوس طرف سے کمی ہوتی جائیگی یہانتک
کہ ایکدن خزانہ خالی ہو جائیگا پھر اوگون کہان رہیگا اور
سرشٹی کا بار بار رچنا کس پرکار سے ٹھیک بیٹھے گا۔ اگر کوئی
کہے کہ روح بے انت ہین تو اول تو یہہ وہم بموجب پانچوین
اقرار پنڈت صاحب کے باطل ہی کیونکہ اگر روح بے انت ہوتے
تو ایک مدت معدود مین جو چار ارب ہی کسطرح اون سب کا
دورہ پورا جاتا۔

اور علاوہ اسکے ہم کہتے ہین کہ جو چیز فی الحقیقت کسی قدر خارج
مین موجود ہی اور دنیا مین آسکتی ہی اور جا سکتی ہی وہ کبھی بے
انت نہین ہوسکتی جب ایک کو اون مین سے نکالینگے تو ضرور
ایک کی کمی ہو جائیگی اور جب دو نکالینگے تو دو کی کمی ہو جائیگی
غرض جیسے نکلتے جائینگے ویسے کم ہوتے جائینگے اور ایکدن محکمہ
بندوبست کے طرح سرشتہ خدائی کا تخفیف مین آجائیگا کیونکہ
بموجب اصول پنڈت صاحب کے زمانہ غیر متناہی ہی اور بیان
ثابت ہوگیا جو روحین کسی قدر اندازے مین محدود اور متناہی
ہین اور متناہی غیر متناہی سے کبھی نباہ نہین کرسکتا اسواسطے
ضرور کسی دن توٹ آجائیگی۔

بعض لوگ یہہ جواب دیتے ہین کہ روح انادی ہی اور جو چیز
انادی ہو وہ گنتی سے باہر ہوتی ہی اسکا یہہ جواب ہی کہ
خدا بھی انادی ہی مگر گنتی سے باہر نہین ایک ہی۔

جو چیز موجود ہوگی وہ کسی نہ کسی گنتی کے عدد مین ضرور داخل ہوگی اور کسی قدر کم کرنے سے ضرور کم ہو جائیگی - دیکھو ہمارے جیو جو ہمارے شریر مین داخل ہین یہہ بھی تو بقول تمہارے انادی ہین اگر ہم کسی جگہہ چار جیو بیٹھے ہون اور بعد اوسکے ہم مین سے ایک جیو اوٹھکر باہر چلا جاوے تو ضرور ہم باقی تین جیو رہ جائینگے اور اگر ہم مین سے کوی نہ اوٹھیگا اور ایک اور جیو آ بیٹھے گا تو ہم پانچ جیو ہو جاوینگے۔

بعض لوگ یہہ کہتے ہین جو خدا کا حد انتہا کچھ نہین اس سے ثابت ہوا کہ روح بے انت ہین اون حضرات کی خدمت مین یہہ عرض ہی کہ بحث تو اس امر مین ہی جو کوی چیز موجود ہو کر شمار سے باہر نہین رہ سکتی خدا کے طول عرض سے اس بحث کو کیا علاقہ ہی اور خدا ہی تو شمار سے باہر نہین اور نہ خدا سے مستثنی ہی انہین حضرات کا یہہ بھی وسواس ہی کہ خدا بوڈھا نہین ہوتا اوسکو موت نہین اس سے معلوم ہوا کہ روح بے انت ہین ہماری طرف سے یہہ گذارش ہی جو ایسے اوٹ پٹانگ باتین کرنے عقلمندونکا کام نہین بھلا کوی عاقل خیال کرے کہ موجودات کے شمار مین خدا کے بوڈھا جوان ہونیکا کیا دخل ہی ہمارے کلام تو صرف شمار مین ہی سو ہم بار بار عرض کرتے ہین جو خدا ہی شمار سے باہر نہین ایک ہی اور نہ کوی اور موجود تعداد سے باہر ہو سکتا ہی جیسا ہمنے ثابت کر دیا مجیب صاحبون کے ایسے عجیب جواب ہین جو حقیقت مین اس لایق ہین جو ایک ایک نقل اونکی برٹش انڈیا کے کل عجائب گھرونمین رکھی جاوے

المعترض مرزا غلام احمد رئیس قادیان

اشتہار

سالکان ملت بیضا و طالبان مسلک صفا کو نوید جاوید ہو کہ اندنون ایک جام جہان نما شجر حور جامع الطرق بلکہ شجرۃ النسبی موسوم بکمال الطریقت جسکے عمل سے کسی مبتدی اور منتہی کو چارہ نہین اکثر اصحاب سلاسل کا شجرہ چنانچہ حضرت مولای حاجی سید وارث علی صاحب و حضرات مارہرہ اور مہم اور راج خان صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب رامپوری اور حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب اور حضرت ملا اخوند فقیر صاحب رامپوری میران سید بھیک صاحب اور حضرت شاہ سلیمان صاحب اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب حضرت سید احمد صاحب شہید اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اور حضرت شاہ عبد الغنی صاحب کے تمام سلاسل قادریہ چشتیہ نظامیہ چشتیہ صابریہ گیسو درازیہ نقشبندیہ سہروردیہ کرخیہ مداریہ قلندریہ مصافحیہ اویسیہ جنیدیہ وغیرہا تا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام معہ تنبیہ اور نصایح ضروریہ اور آداب پیر اور افادہ اور ترتیب اور فواید اور ضروری اذکار قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور اصطلاحات صوفیہ نقشبندیہ اور طریق معاینہ شجر جن سے فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب کا واقف اور شاہد ہو سکتا ہی معہ ستر ابواب اور اسناد متضمن شش ایات اور ہر حاجت کے لئے روزانہ وظایف بیعت کے ثبوت مین آیات قرآنی اور معہ آیات علیحدہ علیحدہ جمالی جلالی مشترک اسماء الحسنی اور حضرت غوث پاک کا جدی اور مادری سلسلہ بخط مولف نستعلیق اور نسق و طغرا دس برس نو مہینے مین بہت سے کتب معتبرہ اور مشایخ مستندہ سے تمام حال گاہی و مرقریزی ہزار جد و جہد سے

فخر الاماثل منبع الفواضل زبدۃ المفسرین عمدۃ المحدثین بقیۃ المتقیین
خاتم المتقین صوفی صافی دل سالک مسالک وصول الی اللہ ضلہ
العالی حضرت سیدی و مولائی مولانا و مرشدنا مولوی قاری
حافظ سید محمد جمال الدین صاحب دہلوی دام ظلہ العالی نے غایت
تصحیح اور نہایت ترتیب کے ساتھ تصنیف فرمایا ہی اور فقاشان
روزگار کی اور خوشنویسان دہلی سے بصرف زر کثیر لکھوا کر چھپوایا ہے
حق یہ ہی کہ دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہی نہ دیکھا نہ سنا۔
کاتب نے بھی جوہر خط مین عالم مین اپنا ثانی نہین رکھنا اگے کہ عہد کر لیا
ہاتھ یہ صفت اور صحت فی پر مچلپا بخرد یہ محصول ڈاک کے سوائے
مقرر کی گئی ہان دس کے خریدار کے لئے ایک پرچہ مفت نذر کرنا
ہی اور پیس کے گاہک کو فیصدے پچیس کے حساب سے کمیشن دیدی
اسکی لاگت اور محنت اسقدر ہی کہ اتنی ہی قیمت سے نفع کی توقع
نہین ہی صرف سلوک ہی سلوک ہی جو صاحب ہماری اس تحریر مین
شبہ فرمانیگے معاینہ کے بعد خود مان جانیگے اور مصرعہ۔ نرخ
بالا کن کہ ارزانی ہنوز کے موطف ٹھہر جانیگے جو دیر اور دریغ
کرینگے ہر گز حسرت پینگے کہ بہت تھوڑے سے پرچہ جنہین ابھی
سے جو صاحب دیکھتے ہین عشق ہو جاتے ہین اکثر ارباب بصیرت
اثر نی کاتک بن گئے اب بھی جو صاحب دیر و دریغ کرینگے دامن
حسرت بھریگے وما علی الرسول البلاغ جو اہل مطابع پانچ بار
اس اشتہار کو اپنے اخبار پہ بہار مین درج فرما کر اپنے پرچہ رقم
کے پاس موضع مونک ضلع کرنال مین لطف فرمانیگے راقم بھی
سے ایک شجرہ کے مستحق ہونگے اور خریدار بھی بارسال زر ثمن
پیشگی و محصول طلب فرماوین تا کامیاب ہون۔ فقط

کمترین عاصی حافظ محمد ادریس مدرس موضع مونک

اشتہار

مین نے شیوع علوم شریفہ اور فنون لطیفہ کو فیض عام کا سبب
سمجھکر بکمال سعی ایسے سات کتابین جو مضامین مفید عام سے
مملو ہین مصنفہ و مولفہ جناب مولوی محمد جمال الدین صاحب علوی
دہلوی جو فی زمانہ یکتای روزگار ہین بہم پہونچائین اور ان
مطبوعہ طبع کو بصرف زر کثیر چھپوائین اور اون بیش بہا گران
قیمت کی قیمت بہت ہلکی اور کم مقرر کی تا نفع عام ہو اور ہر کس
بھی اونکو خرید کر فائدہ اوٹھاے اونکی کیفیت واقعی دیکھنے
سے معلوم ہوگی اور ناظرین وقت ملاحظہ ہر ایک کتاب
کی زبان پر لائین گے ؎ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ اند
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز ۔ ان سات کتابون کو ہفت
سات آسمان کہون یا علم کے ہفت اقلیم واللہ مشتری کے
حق مین ہفت اختر مراد ہین ارباب شوق و ذوق کی خدمت
مین التماس ہی کہ بہت جلد درخواست اپنی مع پیشگی قیمت
حسب تشریح نقشہ ذیل اور محصول ڈاک بھی بذریعہ منی آرڈر پیدا اس
پتہ سے ارسال فرمائین کہ بمقام موضع مونک پاس حافظ محمد
ادریس مدرس مونک پہونچی اور اپنا نشان بھی بخط بالقری
تحریر فرمائین تا اوس پتہ سے کتابین بھیجی جائین اور جو صاحب
دس جلدین ایک قسم کی خرید فرمانیگے اوس قسم کی
ایک جلد مفت پائینگے فقط۔

نقشہ مظہر اسما و قیمت کتب

نام کتاب	مضامین مندرجہ کتب	قیمت فی جلد
حقائق عارفین	ناسوت و جبروت وغیرہ مراتب	

نام کتاب		قیمت
	کے معنے اور اوسکا ضرور ہر ارباب حقیقت	۲ر
مظہر صفا	شرافت انسان کا ثبوت تفسیر لقد کرمنا	
	بنی آدم وخلقنا الانسان فی احسن التقویم	۳ر
احسن الاعمال	شرح حدیث انما الاعمال بالنیات	۳ر
اخلاق جمالی	اخلاق اور موعظت	۲ر
مظاہر علم	فلسفہ وطبعی وہیئت وغیرہ علوم	۲ر
جمال العرائس	لڑکیون کی تعلیم	۲ر
چشمہ حیات	اثبات حیات النبی صلعم فی قبرہ وغیرہ	۲ر

لوائے محمدی

از ابتدائے جنگ حال سلطان روم ہمکو دھمکی دے رہے ہین کہ اگر کسطرح سلاطین فرنگستان متفق ہوکر دربی زوال اسلام ہونگے تو لوائے محمدی نکالکر اعلان جہاد بمقابلہ کفار کیا جاویگا شاید کہ اس دھمکی کا مطلب بخوبی ہمارے ناظرین اخبار کی سمجھ مین نہین آیا لہذا یہہ ضرور ہوا کہ اسکا اصل مطلب انکے ذہن نشین کیا جاوے

لوائے محمدی علامت جہاد بمقابلہ عیسائیان ہی یہہ لوائے محمدی ایکبار اسوقت مین نکالا گیا تھا جبکہ شاہنشاہ کبیر لین روس نے بمقابلہ روم جنگ کی ابتدا کی تھی بعد ازان یہہ خوفناک جھنڈا کسی نے نہین دیکھا یہہ نیزہ بمقام قسطنطنیہ بہ تفویض شیخ الاسلام مسجد واقع سینٹ صوفیہ مین رکھا ہوا ہی جسکو واسطے حفاظت اسلام بمقابلہ حملہ کفار اس لوائے محمدی کی ضرورت ہوگی تو اسوقت مین روبرو سلطان کے جو کہ امیر المومنین اور حامی دین متین ہین یہہ علم نکالا جاویگا اور خود سلطان لشکر گرگی افواج بحر امواج اس علم کے حامل ہونگے اہل اسلام کی کتاب مقدس مین یہہ مندرج ہی کہ جب لشکی کھولے جاوینگی اسوقت زمین ملجا ویگی پہاڑ خاک مین ملجاوینگے سمندر ابلنے لگیگا ۔ اور ستارے کون کے بال ہونگے خون وہلال سفید ہوجاوینگے ہمکو یقینا معلوم ہوتا ہی کہ اب یہہ پیشین گوئی پوری ہوا چاہتی ہی کیونکہ شمار امت محمدی کا دس کروڑ سے زیادہ ہوا جاتا ہی وجہ علم کے سبز ہونے کی ذیل کی عبارت سے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بخوبی مفہوم ہوتی ہی ۔ کارخانہ قدرت سبز زار ہی اور میرا بھی علم سبز ہے کیونکہ یہہ بھی ہمیشہ کے واسطے قائم رہیگا اور اگر ایکمرتبہ بھی نکالا جاویگا تو تمام میری امت طلب ہوکر یکجا ہوجاویگی اور انکو از روے قرآن یہہ بات سمجھائی جاویگی کہ صرف لوائے محمدی اور اگر ایمان وخود مختاری وہمدردی کا ہی یہہ افواج نہ کہ مرشدین